تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر6 شمارہ 10 8 تا 14ر ذوالقعدہ 1417ھ 18 تا 24ر مارچ 1997ء شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

اقتصادی شعبے میں تبدیلی اور جاگیرداری و سرمایہ داری نظام کا جنازہ نکالے بغیر حالات تبدیل نہیں ہوں گے: ڈاکٹر اسرار احمد

مسلم لیگ نے بھرپور مینڈیٹ کے باوجود اسلام نافذ کرنے کا موقع ضائع کر دیا تو یہ ملک و ملت کے مستقبل کیلئے تباہ کن ہو گا

دینی جماعتیں غیر اہم مسائل کی بجائے دستور کو اسلامی بنانے کی جدوجہد کریں، تنظیم اسلامی نے "تکمیلِ دستورِ اسلامی کی مہم" کا لاہور سے آغاز کر دیا

لاہور (پ ر) نواز شریف کی قیادت میں مسلم لیگ کا احیاء ہو گیا ہے اور پاکستان کی خالق جماعت کو قومی اسمبلی اور سینٹ میں قطعی دو تہائی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ غیر معمولی اکثریت اور بھرپور مینڈیٹ کی حامل حکمران جماعت کو آئینی سطح پر اسلامی نظام کے قیام میں کوئی رکاوٹ درپیش نہیں ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ میں تنظیم اسلامی کی "تکمیل دستور اسلامی کی مہم" کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف دستوری سطح پر کتاب وسنت کی مکمل اور غیر مشروط بالادستی نافذ کر دیں تو اللہ تعالیٰ نواز شریف کو مزید "نوازے" گا اور پوری قوم کی تائید پہلے سے کئی گناہ زیادہ بڑھ کر انہیں حاصل ہو گی۔ انہوں نے نواز شریف سے کہا کہ وہ سیکولر ذہنیت کے حامل مغرب پرست اور اباحیت پسند طبقے سے خبردار رہیں جو ملک میں اسلامی نظام کے قیام کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا انفرادی سطح پر مسلمان ہونے کے باوجود دستوری سطح پر شریعت کی بالادستی نافذ نہ کر کے پوری قوم عملاً کافر اور باغی کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ دینی جماعتیں فروعی اور غیر اہم مسائل پر اپنی توانائیاں صرف کرنے کی بجائے دستور کو مکمل طور پر اسلامی بنانے کی جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا ملک وملت کی خوش قسمتی ہے کہ صدر مملکت فاروق لغاری اور وزیر اعظم نواز شریف دونوں اگرچہ جاگیردار اور سرمایہ دار طبقے کے افراد ہونے کے باوجود دونوں ذاتی لحاظ سے اچھے انسان اور مذہبی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا دینی جماعتیں اقتدار کے حصول اور کرسی کی سیاست کی بجائے اسلامی نظام کے قیام کے لئے موجودہ موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا میں اور تنظیم اسلامی سیاسی طور پر نہ کسی کے طرفدار ہیں اور نہ کسی کے مخالف بلکہ میری واحد ترجیح نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد ہے۔ تنظیم اسلامی کی طرف سے "تکمیل دستور اسلامی کی مہم" کے بارے میں انہوں نے کہا ملک کو اسلامی ریاست بنانے اور نظام خلافت کے نفاذ کے ابتدائی قدم کے طور پر دستوری سطح پر فیصلہ کن اقدام اٹھا کر اسلامی ریاست کے بنیادی تقاضے پورے کئے جائیں۔ دستور کی دفعہ 2 میں شق (ب) کا اضافہ کر کے لازم کر دیا جائے کہ وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ہر قسم کی قانون سازی کتاب وسنت کے منافی پر عائد تمام پابندیاں ختم کر کے اس کے ججوں کی شرائط ملازمت کو ہائی کورش کے جج صاحبان کے مساوی کیا جائے۔ شرعی عدالت کے سود کی حرمت کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی اپیل واپس لے کر ایک سال میں نظام بینکاری سمیت پورے اقتصادی ڈھانچے کو اسلامی خطوط پر استوار کیا جائے۔ اقتصادی شعبے میں تبدیلی اور جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام کا جنازہ نکالے بغیر ملک کے حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کی پیش رفت کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ قرارداد مقاصد کی منظوری سے پوری قوم نے انسانی حاکمیت کے رائج الوقت نظام کی بجائے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے ریاستی سطح پر "کلمہ شہادت" ادا کیا جو بیسویں صدی کا عظیم ترین معجزہ ہے۔ قرار داد مقاصد کے بعد 73ء کے دستور میں پہلی بار "محکم" پیش رفت ہوئی اور دینی جماعتوں کے دباؤ اور کوششوں سے متفقہ آئین میں اسلامی دفعات کی شمولیت انتہائی اہم پیش رفت ہے جب کہ متفقہ دستور کی تشکیل بھٹو کا عظیم کارنامہ ہے۔ 85ء میں ضیاء الحق مرحوم نے قرارداد مقاصد کو آئین کا باقاعدہ حصہ بنا کر اور وفاقی شرعی عدالت کے قیام کے ذریعے نفاذ اسلام کی جانب ٹھوس اور درست پیش رفت کی تھی اگرچہ شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار پر بنیادی نوعیت کی پابندیاں عائد کر کے اسے پابند سلاسل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا عوام نے غیر معمولی اور بھرپور مینڈیٹ دے کر نواز شریف پر "حجت" قائم کر دی ہے۔ اگر مسلم لیگ نے اسلامی نظام کے نفاذ کا یہ موقع بھی ضائع کر دیا تو یہ ملک وملت کے مستقبل کے لئے انتہائی تباہ کن ہو گا۔

رحیم یار خان میں تنظیم اسلامی کا قیام

حلقہ پنجاب جنوبی میں شامل ضلع رحیم یار خان کے علاقہ پر مشتمل تنظیم اسلامی رحیم یار خاں قائم کر دی گئی ہے اور حافظ محمد خالد شفیع کو امیر مقرر کیا گیا ہے۔

سود سے پاک قابل عمل مالیاتی نظام کا خاکہ مرتب ہو چکا ہے مگر مفاد پرست طبقہ اسے نافذ کرنے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے

ملک کی زرعی زمینیں انفرادی نہیں بلکہ ریاست کی ملکیت ہیں، ڈاکٹر اسرار احمد

لاہور (پ ر6ر مارچ) تجارتی اور صنعتی شعبے سے سودی نظام کے خاتمے کے ساتھ ساتھ زرعی شعبے سے جاگیرداری نظام ختم کر کے ملک سے سود کی لعنت کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جائے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور میں "اسلامی معاشیات" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار میں طلباء وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی عظیم اکثریت سرمایہ پرست بن چکی ہے۔ ملک کے مالیاتی نظام سے سود کے مکمل خاتمے کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلامی مالیاتی کمیشن اور وفاقی شرعی عدالت نے معیشت کو سود سے پاک مالیاتی نظام میں بدلنے کے لئے ٹھوس اور قابل عمل تجاویز مرتب کر رکھی ہیں مگر انہیں نافذ نہ کر کے سرمایہ دارانہ نظام کے علمبردار سود خور طبقہ نے عوام کو سماجی خوشحالی سے محروم کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا اسٹیٹ بینک کے گورنر کی سربراہی میں قائم اسلامی مالیاتی کمیشن نے صنعتی اور تجارتی شعبے سے سود کے مکمل خاتمے کے لئے ایک درجن متبادل اور قابل عمل تجاویز مرتب کر رکھی ہیں مگر وزارت خزانہ نے ان رپورٹوں کو الماریوں میں بند کر کے مالیاتی شعبے میں نفاذ اسلام کی پیش رفت کو روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا مارک اپ درحقیقت سود کا دوسرا نام ہے۔ ماضی میں مارک اپ کو تمام شرائط سے آزاد کر کے مالیاتی شعبے میں پیش قدمی کی بجائے پسپائی کا عمل اختیار کر لیا گیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلامی مالیاتی کمیشن اور وفاقی شرعی عدالت کے سود سے متعلق فیصلوں اور تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر ملک کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا میاں محمد نواز شریف نے اپنے سابقہ دور حکومت میں سود کی حرمت سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپنی نظرثانی کی اپیل بلاتاخیر واپس لینے کا اعلان کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا اسلامی مالیاتی کمیشن کو از سرنو منظم کر کے ملک کے نظام بینکاری کو سود سے پاک کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے سود کی لعنت کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنے ہی سے نفاذ اسلام کی راہ ہموار ہو گی۔ سودی نظام معیشت کا خاتمہ ہمارا ایمانی تقاضا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا پاکستان کی زرعی زمینیں انفرادی نہیں بلکہ ریاست کی ملکیت ہیں۔ زرعی زمینوں کو

باقی صفحہ 3

ایرانی طرز پر غیر مسلح جدوجہد کے ذریعے ہی ملک میں اسلامی نظام قائم ہو گا، ڈاکٹر اسرار احمد کا فیروزوالا میں خطاب

لاہور (پ ر 10ر مارچ) دنیا میں حاکمیت الٰہیہ کے قیام کا نام نظام خلافت ہے۔ ختم نبوت سے پہلے ہر نبی اور رسول کا یہ فرض منصبی ہوتا تھا کہ نظام خلافت قائم کرے۔ جب کہ ختم نبوت اور تکمیل رسالت کے بعد دنیا میں دین کے غلبے کی جدوجہد ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حضور اکرمؐ وہ واحد رسولؐ ہیں جنہوں نے اجتماعی جدوجہد کے ذریعے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو عملاً قائم کیا۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے فیروزوالا میں منعقدہ جلسہ خلافت میں نظام خلافت کا قیام اور اس کی برکات کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ دین کو عملاً قائم کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے پوری انسانیت پر حجت قائم کر دی۔ دنیا کے خاتمے سے پہلے پوری دنیا میں خلافت کا نظام قائم ہو گا اگرچہ اولاً خلافت کا نظام پہلے کسی ایک ملک میں قائم ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا میرے خیال میں پاکستان اور افغانستان کی سرزمین کو نظام خلافت کے قیام کی سعادت حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے پر پاکستان کو معجزانہ طریقے سے قائم کر دیا۔ پاکستان قائم نہ ہوتا تو برصغیر کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت ہندوؤں کی ہمیشہ کے لئے غلام ہو جاتی اگرچہ قائد اعظم بعض وجوہات کی بنا پر نامکمل اور ادھورا پاکستان قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ قائد اعظم کے ساتھ اکثریت "کھوٹے سکوں" کی تھی جنہوں نے دنیا کی سب سے بڑی مسلمان ریاست کا بیڑا غرق کر دیا۔ قیام پاکستان سے قبل یونینسٹ پارٹی کا دم بھرنے والے جاگیردار اور وڈیرے پاکستان بنتے ہی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ پاکستان کے قیام سے اب تک ہم نے بحیثیت قوم اپنی نااہلی ثابت کر دی ہے چنانچہ نصف صدی کے بعد بھی ملک کو اسلامی ریاست نہیں بنایا جا سکا۔ انہوں نے کہا اسلام نافذ نہ ہوا تو ملک کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ جس پاکستان کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے وہ تو اپنے قیام کے تئیس سال بعد دو لخت ہو گیا تھا۔ ملک کو اسلامی ریاست بنانے کے وعدے سے منحرف ہو کر نہ صرف پوری قوم اللہ اور رسولؐ کی باغی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے بلکہ سودی نظام کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے حالت جنگ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے برسرپیکار قوم کیسے فلاح وکامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ پارلیمانی جمہوری نظام اور صوبائی تقسیم سمیت بہت سے شعبوں میں انگریزوں کا نظام نہ صرف جوں کا توں رائج ہے بلکہ معاشرے میں موجود گندگیاں کئی گناہ بڑھ چکی ہیں اور نیکیاں دب کر رہ گئیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہر شخص اپنے دائرہ اختیار یعنی اپنی ذات اور اپنے گھر میں دین نافذ کر کے "بغاوت" ترک کرے۔ انہوں نے کہا غلبہ دین کے خواہش مند لوگوں کو جان لینا چاہئے کہ اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے بیعت پر مبنی جماعتی نظام ہی منزل پر پہنچا سکتا ہے۔ مغرب کے لادین اور سیکولر "جمہوری تصورات" کی پیروی میں قائم جماعتی نظم کی حامل نیم سیاسی ونیم مذہبی جماعتیں

باقی صفحہ 3

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

نگران حکومت کے دور میں رہے پنجاب کے گورنر خواجہ طارق رحیم نے اپنا چارج نئے گورنر کے حوالے کر دینے کے بعد الزام لگایا ہے کہ نگران حکومت کے زیر اہتمام ہونے والے انتخابات میں دھاندلی ہوئی جس سے وہ بخوبی واقف ہیں۔ اس ضمن میں مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی شہ سرخیاں لائق غور ہیں مثلاً "آزادانہ انتخابات کے دعویداروں کا پردہ جلد چاک کروں گا"۔ "انتخابی دھاندلیاں میرے علم میں ہیں"۔ "منصفانہ الیکشن کرانے کے چیمپئن حضرات کے کردار سے پردہ اٹھاؤں گا"۔ موصوف کے اس انکشاف پر موجودہ حکومت کے اعلیٰ منصب داروں اور متعدد دانشوروں کے تبصرے شائع ہوئے ہیں۔ اکثریت نے موصوف کے بیان کو سازش قرار دیتے ہوئے اس بنا پر رد کر دیا ہے کہ یہ بات انہوں نے اس وقت کیوں نہ کہی جب دھاندلی ہوئی تھی۔ بعض نے اسے گورنر کے عہدے سے ہٹائے جانے پر موصوف کی محرومی کا رد عمل قرار دیا ہے اور بعض نے اسے موصوف کے متنازعہ کردار کا عکس کہا ہے۔ ایک یہ تجزیہ بھی سامنے آیا کہ نگران حکومت نے انہیں گورنر لگایا ہی اس غرض سے تھا کہ وہ انتخابات میں مسلم لیگ کو ٹھوس پوزیشن حاصل نہ کرنے دیں۔ بہرصورت سابق گورنر کا بیان متضاد آراء کی بنا پر پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا۔ خواجہ صاحب پر یہ طنز کہ انتخابات میں دھاندلی ہونے کے وقت کیوں نہ بولے اصولی طور پر بجا ہے مگر کیا یہ ہمارے اخلاقیات کا خاصہ نہیں کہ جب تک اپنا مفاد محفوظ رہے ہر جائز وناجائز کام پہ واہ واہ کہنا یار باشی تصور ہوتا ہے لیکن جونہی ذاتی مفاد کو زک پہنچے دوستی کے زمانے کے تمام راز اگل دیئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی طنز پیپلز پارٹی والے جناب صدر پہ کرتے تھے جب انہوں نے بے نظیر کی حکومت اور اسمبلیوں کو چلتا کیا۔ عین ممکن ہے کہ گورنری سے ہٹائے جانے پر خواجہ طارق رحیم کو اس قدر شدید دھچکا لگا ہو کہ دیرینہ دوستانہ تعلقات بے معنی ہو گئے۔ حالانکہ صدر مملکت کب خواجہ صاحب کو ہٹانے پہ رضامند تھے۔ یہ تو موجودہ حکومت کا پر اصرار مطالبہ ماننے کی مجبوری کا نتیجہ تھا۔ اسی لئے تو کچھ لو اور کچھ دو کی بنا پر فریقین کو متفق ہونا پڑا۔ جناب صدر اپنا دیرینہ معتمد ساتھی قربان کرنے پہ تیار ہوئے اور جناب وزیر اعظم اپنا قریبی نمائندہ لگوانے کے مطالبے سے دست بردار ہو گئے۔ یوں صدر صاحب کا دوسرا معتمد ساتھی گورنر کے عہدے پر براجمان ہوا۔

حالیہ انتخابات میں دھاندلی کے اکا دکا الزامات پہلے بھی منظر عام پر آئے مثلاً مولانا فضل الرحمن نے واشگاف الفاظ میں فوج کی مداخلت کا الزام لگایا اور یہاں تک کہہ دیا کہ الزام غلط ثابت ہو جانے پر ان کا کورٹ مارشل کیا جائے۔ نوابزادہ نصراللہ خاں نے بھی کنایتاً انتخابی مشینری کی مداخلت کا الزام لگایا۔ چونکہ یہ حضرات صاحب حیثیت ہونے کے باوجود خود بھی امیدوار تھے لہٰذا ان کے عاید کردہ الزامات سے صرف نظر کیا جاسکتا ہے۔ مگر خواجہ طارق رحیم کے الزامات کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ خواجہ صاحب گھر کے بھیدی ہیں اور گھر کے بھیدی کا لنکا ڈھا دینا قدیم ضرب المثل ہے۔ وہ اس حکومت کے دور میں گورنر رہے جس پر انہوں نے سنگین الزام لگایا ہے۔ ان کے الزام کی زد صرف موجودہ حکومت اور اس کے قیام پر ہی نہیں پڑتی بلکہ بے نظیر حکومت کی برطرفی کو متنازع بنا دیتی ہے۔ اس الزام کی زد میں صدر فاروق احمد خان لغاری براہ راست آتے ہیں۔ اب مذکورہ الزام پہ مٹی ڈالنے سے کام نہیں چلے گا جیسا کہ صدر گرامی قدر کے خلاف میاں محمد نواز شریف کی جانب سے بدعنوانی کے الزام پہ مٹی ڈالنے کی تجویز زیر غور ہے۔ سب کو یاد ہے کہ میاں صاحب اپنے عاید کردہ الزام کے ثبوت میں بس بھری تعداد کے چیدہ چیدہ سیاستدانوں کو ساتھ لے کر قصہ زمین بر سرزمین کے طور پر نشاندہی کرنے گئے تھے۔ لہٰذا طارق رحیم صاحب والا معمہ اب آسانی سے رفع دفع ہونے والا نہیں۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ عدالتی کمیشن کے ذریعے اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ الزام غلط ثابت ہونے پر خواجہ طارق رحیم قانون کے عین مطابق سزا بھگتیں۔ بصورت دیگر یعنی الزام درست پائے جانے کی صورت میں ہو چکے انتخابات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نئی صورت حال سے نمٹنے کے لئے سپریم کورٹ لائحہ عمل کا فیصلہ صادر کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایک اور انمٹ داغ رسوائی ثبت ہو جائے گا۔ ہمارے سیاسی' سماجی' دینی اکابرین کو گروہ بندی اور ذاتی انا کے خول سے آزاد ہو کر حق بات کہنے اور سننے کی دشوار عادت کو اپنانا ہو گا ورنہ خطرناک نتائج ظہور پذیر ہو کر رہیں گے۔

"دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں"

غالب نے اپنے اس مصرعے میں دل کے سنگ وخشت ہونے کی تردید کی ہے۔ یقیناً دل کا ایک پہلو یہ بھی ہے لیکن یہی دل کبھی کبھی سنگ وخشت سے بھی زیادہ سخت بن جاتا ہے۔ کچھ لوگوں نے انسان کے جسم کے اندر دماغ کو بادشاہ قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دل ہی شہنشاہ ہے۔

دل ہمارے جسم کا وہ حصہ ہے جس پر انسانی

"شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں"۔ یہود کے بارے میں قرآن کہتا کہ ان کے دل تو پتھر کی طرح سخت ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت یقیناً پتھر تو اللہ کے خوف سے دب جاتے ہیں پھٹ جاتے ہیں اور ان سے چشمے بہنے لگتے ہیں۔ دل کی سختی ہی سے انسان درندہ بن جاتا ہے تاریخ ایسی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ دل کی سختی ہی قتل پر آمادہ کرتی

آخرت میں سرخروئی تمہارے قدم چومے گی۔ اس کتاب سے بے اعتنائی کرنے والے شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور ان کے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ اس دل کو صاف ستھرا رکھنے اور شیطان کے کید سے بچانے کا واحد طریقہ اللہ کی کتاب سے وابستگی پر منحصر ہے جب یہ کتاب دل میں سمائے گی تو دل کی دنیا بدل جائے گی حرص وہوا مٹ جائیگی۔ دنیا کی بے ثباتی اس درجہ واضح ہو جائے گی کہ تمام علائق دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر نہ ہوگی۔ انسان اپنی عظمت کو پالے گا۔ اس کا یہ پانا ہی وہ مقصود ہے جس کی طرف بلانے کے لئے انبیاء علیہ السلام دنیا میں بھیجے گئے۔ صوفیاء نے دل کی اس عظمت کو سمجھا اور اس کو بچانے کی ہر شخص کو تلقین کرتے رہے۔ وہ مختلف طریقے لوگوں کو سکھاتے رہے تاکہ اس کے ذریعے دل کی حفاظت ہو سکے۔ ان تمام طریقوں میں سب سے زیادہ مؤثر طریقہ اللہ کی

قرآن کو نظرانداز کرنے والے شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں

صحت کے ساتھ ساتھ اس کی سمت سفر کا بھی دار ومدار ہے۔ قرآن حکیم نے بھی دل ہی کو اہمیت دی ہے اور احادیث سے بھی دل کی عظمت کا پتہ چلتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارے جسم کے اندر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اگر صحت مند ہے تو تم بھی صحت مند ہو وہ اگر بگڑ گیا تو پورا جسم فساد سے بھر جاتا ہے۔ پھر آپ نے فساد سے بھر جاتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے اور توبہ کرنے سے یہ نشان مٹ جاتا ہے۔ گناہوں سے توبہ نہ کرنے سے گناہوں کے

ہے اور معاشرے کو ظلم سے بھر دیتی ہے۔ آج کا انسان دل کی سختی کا شکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں ہر طرف برائیاں ہی برائیاں نظر آرہی ہیں۔ آج کی دنیا میں ہر طرف ظلم وزیادتی کا بازار گرم نظر آرہا ہے اس کی واحد وجہ یہی ہے کہ انسانوں کے دلوں کی سختی ہی تو ہے۔

قرآن انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے مگر وہ اس سے غافل ہے

قرآن مجید وہ واحد کلام ہے جس سے دل کی سختی نرمی سے بدل جاتی ہے کیونکہ انسان کے قلب کو متاثر کرتا ہے۔ حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی کے دربار میں جب قرآن پڑھا گیا تو ان کا قلب سلیم اس درجہ متاثر ہوا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے قرآنی دعوت حق کو قبول کر لیا۔

دعوت حق اس دل میں نفوذ کرتی ہے جو صاف ستھرا ہو جو کھوٹ کپٹ سے پاک ہو۔ اس دل پر سب سے پہلا حملہ شیطان کا ہوتا ہے۔ وہ انسان کے دل پر مختلف راستوں سے حملہ کرتا ہے' مختلف طریقوں سے انسانی دل پر تمناؤں کا ہجوم کر دیتا ہے۔ دنیا کی مسابقت کا حوالہ دیتا ہے اسے ہر طرح سے اکساتا ہے کہ وہ صراط مستقیم کی طرف رخ نہ

کتاب سے تمسک ہے۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں کو اس کتاب نے بدلا ہے۔ دل کی تمام بیماریوں کا یہی علاج ہے۔ آج کے انسان کی یہ سب سے بڑی ضرورت ہے اور آج کا انسان سب سے زیادہ اسی سے غافل ہے۔ غفلت کے دبیز پردے آج کے انسانوں کے دل پر پڑے ہیں۔ جن لوگوں پر یہ بات منکشف ہو جائے انہیں سراپا داعی قرآن بن جانا چاہئے۔ وہ خود بھی اس کتاب کو حرز جاں بنائیں اور دوسروں تک اس روشنی کو پہنچانے کے لئے اپنے اندر مشنری جذبہ پیدا کریں۔ ایک درد مند دل رکھنے والے نے خوب کہا ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

آج کا انسان معاشی حیوان بن چکا ہے

داغ آہستہ آہستہ پورے دل کو گھیر لیتے ہیں اور دل ہدایت قبول کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کے مطالعے سے دل کی عظمت واہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا گیا کہ ان کے پاس دل تو ہے مگر وہ اس سے سمجھ کا کام نہیں لیتے اور دل سے بے اعتنائی پر جانوروں سے بدتر شمار کیا گیا ہے۔ کامیابی اس کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس صاف ستھرا دل لے کر آیا۔ قلب سلیم جس کو میسر آگیا اسے سب کچھ میسر آگیا۔

شیطان کے حملوں سے بچنے کا واحد ذریعہ قرآن سے وابستگی ہے

قرآن مجید کا نزول بھی سب سے پہلے انسانی دل پر ہوا ہے وہ انسان جو دنیا کا سب سے "بلند قامت" انسان ہے جن کی پوری زندگی انسانی عظمت کی گواہ ہے۔ وحی کے نزول سے پہلے بھی وہ ایک درد مند دل کے حامل تھے۔ حلف الفضول اسی درد مند دل کی نشانی ہے۔ اہل مکہ اس بات کے گواہ تھے کہ انسانی سطح پر ایسا درد مند انسان محمدؐ کی ذات تھی۔ اس بات کی گواہی ان کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہؓ نے دی۔ جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرائے ہوئے گھر پہنچے تو آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کو تسلی دی کہ آپ کریم انسان ہیں اور ایک درد مند دل رکھتے ہیں اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

پھر قرآن مجید نے علی الاعلان اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ نرم دل ہیں اگر سخت دل ہوتے تو آپ کے قریب لوگوں کا ہجوم نہ ہوتا۔ قرآن مجید کی آیات اگرچہ عربی زبان کی عبارت پر مشتمل ہیں مگر ان کا نزول انسانی قلب پر ہوا۔ جن لوگوں کا صاف ستھرا دل ہے وہ اسے اپنے دل کی آواز سمجھتے ہیں اور فوراً لبیک کہتے ہیں۔

سارا جہاں کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل وہ ہے جہاں تو سما سکے

کرے۔ حرص کو بڑھاتا ہے۔ معاشی فرق کو سامنے لا کر انسان کو غربت سے ڈراتا ہے اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی تمنا کو ہوا دیتا ہے۔ دنیا کی دوڑ میں لگا دیتا ہے جس کا انجام حسرت کے سوا کچھ نہیں۔ وہ کبھی معصوم بن کر انسان کے سامنے آتا ہے تو کبھی بچوں کے مستقبل کا حوالہ دیتا ہے۔ آنے والے ایام سے ڈراتا ہے۔ خوف کو دل پر مسلط کرتا ہے تاکہ آدمی اس کے بتاتے ہوئے راستے پر چل پڑے۔ شیطان کا یہ وار کاری ہوتا ہے اور آدمی معاشی حیوان بن جاتا ہے۔

شیطان کے اس کید سے نکلنے کے لئے آیات

دل کی سختی سے انسان درندہ بن جاتا ہے

ربانی ہی وہ واحد ذریعہ ہیں جو اسے بچا سکتی ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ شیطان کی "چال" انتہائی کمزور ہے ہمت سے کام لو وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر برائی کی خندق میں نہیں دھکیل سکتا۔ البتہ وہ پھونک مار کر برائی کو ہوا دیتا ہے۔ تمہارا عزم اسے ناکام کر سکتا ہے۔ قرآن بار بار کہتا ہے کہ اے انسان ہوشیار رہو' شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو اچھی طرح پہچان لو یہ دشمن تمہارے آگے سے تمہارے پیچھے سے تمہاری دائیں جانب سے تمہاری بائیں جانب سے حملہ آور

قرآن مجید دل کی سختی کو نرم کرنے کا کارگر ہتھیار ہے

دل کی اس عظمت کا ذکر قرآن نے بار بار کیا ہے۔ دل ہی پر انسان کی فوز وفلاح اور ناکامی کا دارومدار ہے اسی وجہ سے اس کی اہمیت ہے۔ کہتے ہیں ٹوٹے ہوئے دل کی فریاد خدا فوراً سن لیتا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے انداز میں اس کی وضاحت کی ہے۔ "کہ

ہوتا ہے اس کے حملے سے بچو۔ اس سے بچنے کا واحد طریقہ قرآن مجید سے تمسک ہے۔

یہ تمہیں اس کے تمام کید سے بچا لے گا یہ وہ صراط مستقیم ہے جس پر چل کر تم کامیاب ہو سکتے ہو۔ دنیا میں بھی تمہیں حیات طیبہ ملے گی اور

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کی دعوتی وتنظیمی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع بروز جمعۃ المبارک 4-A مزنگ روڈ لاہور منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز حافظ عرفان کے درس قرآن سے ہوا۔ سورہ الحشر کی تین آیات کے حوالے سے فکر آخرت کے موضوع پر بہت مؤثر انداز میں رفقاء کو توشہ آخرت کے حصول پر ابھارا گیا۔ لاہور وسطی کے ناظم محمد یونس نے تنظیمی رپورٹ پیش کی۔ امیر لاہور وسطی نے بعد ازاں تنظیم کے آئندہ کے پروگراموں سے متعلق اطلاعات فراہم کیں۔ مرزا ایوب بیگ نے حالات حاضرہ پر رفقاء کو گفتگو کرنے کی دعوت دی جب کہ آخر میں انہوں نے خود بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

--- کارنر میٹنگ ---

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام ریاض کالونی میں کارنر میٹنگ منعقد ہوئی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت شدہ آیات کا ترجمہ بھی کیا گیا۔ بعد ازاں شیخ نوید احمد نے سیرت کے حوالہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے صحابہؓ کرام کی سیرت کے واقعات بیان کئے۔ تنظیم کی دعوت علاوہ تنظیم اسلامی کے نظم اور تنظیم اسلامی کے قیام کے مقاصد کو واضح کیا گیا۔ احباب کو تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ رپورٹ: صغیر احمد

☆☆☆

تنظیم اسلامی فیصل آباد غربی کی دو روزہ دعوتی سرگرمیاں

فروری کے آخری عشرے میں دو روزہ پروگرام اسلام نگر میں لگایا گیا۔ 19ر فروری کو بعد نماز مغرب دعوتی قافلہ تنظیم اسلامی فیصل آباد غربی کے امیر میاں محمد اسلم کی قیادت میں اسلام نگر کی مسجد صادق میں پہنچا۔ جمعرات کو بعد نماز فجر حکیم محمد سعید نے عظمت قرآن کے موضوع پر درس قرآن دیا جسے ساٹھ سے زائد حاضرین نے سنا۔ بعد ازاں تربیتی پروگرام میں سیرت صحابہؓ کا مطالعہ کیا گیا۔ بعد نماز ظہر میاں محمد یوسف نے فکر آخرت کے موضوع پر گفتگو کی۔ نماز عصر کے بعد دو دو افراد پر مشتمل پانچ ٹیمیں بنائی گئیں جنہوں نے گھر گھر جا کر احباب سے ملاقات کی اور انہیں پروگرام میں آنے کی دعوت دی۔ نماز مغرب کے بعد راقم نے درس قرآن دیا۔ بعد نماز عشاء محمد فاروق نے دین اور مذہب کے فرق کو بیان کیا۔ جمعۃ المبارک کو بعد نماز فجر راقم ہی نے عبادت رب کے موضوع پر خطاب کیا مسجد گلزار مدینہ میں محمد فاروق نے درس قرآن دیا جس میں حاضرین کی تعداد ساٹھ سے زائد تھی۔ بلال مسجد پنیرہ میں میاں محمد اسلم نے خطاب کیا۔ حاضرین کی تعداد پچاس احباب پر مشتمل تھی۔ پانچ مساجد میں اجتماعات سے خطاب کیا گیا جس میں ڈاکٹر عبدالرؤف' جناب محمد فاروق' حکیم محمد سعید' میاں محمد اسلم' محمد محسن ندیم شامل تھے۔ اختتامی خطاب جامع مسجد صادق سلام نگر میں مطالبات دین کے موضوع پر ہوا جس میں میاں محمد اسلم نے اسلامی انقلابی طریقہ کار کو واضح کیا۔ خطاب کے بعد احباب کو تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت دی گئی چنانچہ نو احباب نے تنظیم اسلامی میں باقاعدہ شامل ہونے کا اعلان کیا۔ جامع مسجد صادق جس میں دو روزہ کا پروگرام ہوا اسی مسجد میں میاں اسلم نے گزشتہ ایک سال سے خطاب جمعہ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

مرتب: ارشد علی' نقیب اسرہ شہر

تنظیم اسلامی حلقہ کراچی کے ہفت روزہ کیمپ کی روداد' رپورٹ: عبدالرزاق

ہفت روزہ دعوتی و تربیتی کیمپ 21 تا 27ر فروری 97ء نارتھ کراچی کے سیکٹر III کے آخری بس اسٹاپ کے قریب لگایا گیا تھا۔ 20ر فروری کی رات مذکورہ مقام پر ٹینٹ لگا دیئے گئے۔ 21ر فروری بروز جمعہ 7 رفقاء پر مشتمل جماعت وہاں پہنچی۔ ضروری انتظامات مکمل کرنے کے بعد رفقاء نے پورے علاقے میں پروگرام کی تفصیل پر مشتمل پوسٹرز چسپاں کئے۔ بعد ازاں علاقے کی مساجد میں ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ ایک مسجد میں ایک خاص مسلک کے لوگوں نے ہینڈ بلز تقسیم کرنے سے نہ صرف منع کیا بلکہ رفقاء سے ہینڈ بلز باقاعدہ چھین لئے۔ عصر تا عشاء علاقے میں خصوصی ملاقاتوں کے ذریعے لوگوں کو بعد نماز عشاء ہونے والے دعوتی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بعد نماز عشاء راقم نے عظمت قرآن اور مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر خطاب کیا۔ ٹینٹ تین رفقاء نے کیمپ ہی میں رات بسر کی جب کہ دیگر چار رفقاء نے مقامی ساتھی برادرم عطاء اللہ کے گھر رات گزاری۔

اگلے روز صبح 9 بجے "بندگی رب" کے موضوع پر مذاکرے سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ تربیتی پروگرام کراچی شرقی III کے رفیق عامر خان نے conduct کیا۔ بعد ازاں رفقاء کے حفظ قرآن کا جائزہ لیا گیا اور انہیں زیادہ سے زیادہ قرآن حفظ کرنے کی ترغیب دی گئی۔ جو ساتھی صحیح طور پر قرآن مجید نہیں پڑھ سکتے انہیں قرآن مجید سیکھنے کی جانب توجہ دلائی گئی۔ بعد ازاں مسنون دعاؤں کی سماعت اور انہیں یاد کرنے کا پروگرام منعقد ہوا۔ آخر میں چند منتخب احادیث سے یاددہانی حاصل کی گئی۔ عصر تا عشاء مقامی احباب سے خصوصی ملاقاتیں کر کے رات کے عمومی پروگرام کے لئے دعوت دی گئی۔ بعد نماز عشاء دوسرا دعوتی پروگرام ہوا۔ تنظیم اسلامی کراچی شرقی III کے نقیب جناب یونس واجد نے "نجات کی راہ" کے موضوع پر خطاب کیا روزانہ صبح کے اوقات میں تربیتی پروگرام میں، مسنون دعاؤں کا حفظ مطالعہ حدیث اور شہادت علی الناس' نظام خلافت کی خوشخبری اور اس کی برکات' قیام نظام خلافت کا نبوی طریقہ کار' قیام نظام خلافت کا پاکستان میں آخری مرحلہ اور تنظیم اسلامی کی دعوت اور اس کے لوازم کے موضوعات پر مذاکرے ہوئے اور شام کے دعوتی پروگراموں میں علاقے کے احباب سے خصوصی ملاقاتیں اور بعد نماز عشاء خصوصی دعوتی خطاب۔ یہ خطابات درج ذیل رفقاء نے کئے۔ تیسرے دن کا خطاب بعنوان نیکی کا قرآنی تصور برادرم اعجاز لطیف نے کیا۔ چوتھے دن کا خطاب فرائض دینی کا جامع تصور کے موضوع پر راقم نے کیا۔ پانچویں دن کا خطاب بعنوان جہاد کی حقیقت برادرم انجینئر نوید احمد نے کیا۔ چھٹے دن کا خطاب نظام خلافت کی خوشخبری کے موضوع پر راقم نے کیا۔ ان اجتماعات میں مقامی احباب نے ذوق وشوق سے شرکت کی۔ مساجد کے ائمہ وخطباء اور بائی سکولوں کے پرنسپل حضرات سے ملاقاتوں کے دوران انہیں تنظیم کے مقاصد سے متارف کروایا گیا اور تنظیم کا بنیادی لٹریچر فراہم کیا گیا۔ سینئر کلاسوں کے طلباء کی زیادہ تعداد دعوتی کیمپ میں آتی رہی۔ انہیں تنظیم کے مقاصد اور پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔

محترم بلال احمد اور نوید مزمل نے بسوں میں تنظیم اسلامی کی دعوت پر مشتمل کثیر تعداد میں اسٹیکرز چسپاں کئے۔ اس موقع پر دو حضرات تنظیم میں شامل ہوئے جب کہ تین احباب بھی جلد ہی تنظیم میں شامل ہو جائیں گے۔ اس محنت کے ثمرات کو سمیٹنے کے لئے مقامی رفیق محمد عطاء اللہ بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ یہاں بہت جلد مقامی اسرہ وجود میں آجائے گا۔ فوری طور پر وہاں ایک ہفتہ وار درس قرآن کا آغاز بھی کیا جارہا ہے جب کہ لائبریری کا قیام بھی پیش نظر ہے۔

قرآن ہی سے روحانی پیاس کی تسکین ہو سکتی ہے' انجینئر نوید احمد

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی حلقہ کراچی کے ماہانہ تربیتی اجتماع میں رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے انجینئر نوید احمد نے کہا ہے کہ قیامت تک کے لئے کامل اور قابل عمل کتاب قرآن مجید ہی ہے۔ انہوں نے کہا تقویٰ ہی اہل علم کی اصل فضیلت ہے۔ دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک سے وابستگی ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ قرآن اکیڈمی کراچی کے زیر اہتمام کامرس کالج اور "مدرسہ البنات" جیسے اداروں کے ذریعے عربی زبان سے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ قرآن مرکز کورنگی کے ذریعے بھی عربی زبان کی تدریس جاری ہے۔ انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے رفقاء کے کوششوں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک کھیپ تیار ہو چکی ہے جو قرآنی پیغام کو عام کرنے میں مصروف کار ہیں۔

☆☆☆

مہاجر قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے نام ناظم حلقہ کراچی کا کھلا خط

یکم مارچ کے قومی اخبارات میں آپ کا وہ بیان نظر سے گزرا جس میں آپ نے میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کا بل منظور کروائیں۔ عوام کی عظیم اکثریت ملک میں قائم جاگیردارانہ نظام سے نجات چاہتی ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذاتی ملکیت کو کسی واضح شرعی دلیل کے بغیر مالک سے چھینا نہیں جا سکتا بلکہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت بھی جاگیرداروں پر مشتمل ہے۔ سپریم کورٹ کے شریعت بنچ نے اپنے ایک فیصلہ کے ذریعہ زرعی اراضی کے حق کو ایک مقدس حق قرار دے کر ہر قسم کی زرعی اصلاحات کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اس مسئلے کا حل موجود ہے جس کا تذکرہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اپنے خطابات میں پیش کرتے رہتے ہیں بلکہ انھوں نے اس حل کو مجلس شوریٰ اور صدر ضیاء الحق کے سامنے بھی رکھا تھا۔ لیکن چونکہ امور مملکت کی تنفیذ میں ان جاگیرداروں کا تعاون ناگزیر ہے شاید اسی بناء پر چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہونے کے باوجود وہ اس حل کو روبہ عمل نہ لا سکے۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ کے فتوے کے مطابق وہ تمام زمینیں جنہیں مسلمانوں نے بزور شمشیر فتح کیا ہو' خراجی ہیں عشری نہیں۔ اس فتوے کی رو سے برعظیم پاک وہند کی زمینیں بھی خراجی ہیں جس کی ملکیت کا حق ریاست کو حاصل ہے۔ حل یہ ہے کہ ملک کی زرعی زمینوں کی شرعی حیثیت کا تعین حضرت عمرؓ کے اس فتوے کی روشنی میں کیا جائے اور اس کے لئے اجتہادی صلاحیت کے حامل علماء اور ماہرین اراضی پر مشتمل اعلیٰ اختیاراتی لینڈ کمیشن تشکیل دیا جائے۔ مجوزہ لینڈ کمیشن سفارشات مرتب کرے کہ آیا ملک کی زرعی اراضی ریاست کی ملکیت ہیں یا چند جاگیردار اور زمیندار اس کے مالک ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے وزیر اعظم پاکستان میں محمد نواز شریف سے حالیہ ملاقات کے دوران اس تجویز کا ان کے سامنے اعادہ کیا ہے۔ آپ کے حق پرست گروپ کو چونکہ سندھ اسمبلی میں ایک فیصلہ کن قوت حاصل ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے ارکان اسمبلی کو ہدایت کریں کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران اس بارے میں ایک قرارداد پیش کریں تاکہ ملک کی دوسری بڑی صوبائی اسمبلی میں یہ مسئلہ ریکارڈ پر آجائے۔ آپ کے "حق پرستانہ" کردار سے توقع ہے کہ اپنے بیان کے تسلسل میں اس عملی قدم پر بھی غور فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کی جانب سے اگر آپ کو کسی قسم کے عملی وفکری تعاون کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔

منظم جدوجہد کے ذریعے ہی اسلامی نظام قائم ہو گا اور پاک جانیں اور پاک خون دینے ہی سے مثبت نتیجہ نکلے گا۔ پاکستان جیسے مقروض اور مفلوک الحال قوم کے صدر اور وزیر اعظم کے لئے تعمیر کردہ ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس کے جاہ وجلال کے مقابلے میں دنیا کی واحد سپریم طاقت امریکہ کے "وائٹ ہاؤس" کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لئے "خلافت فاروقیؓ" کے فیصلے کی روشنی میں زرعی زمینوں کو ریاست کی تحویل میں لیا جائے۔ ملک کی سیاسی صورت حال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومت کے دور میں ملک دیوالیہ ہو چکا تھا مگر اب امید کی کرن نمودار ہو چکی ہے۔ مسلم لیگ کا از سرنو احیاء ملک وملت کے لئے نیک شگون ہے۔ نواز شریف کو دوسری مرتبہ دو تہائی اکثریت حاصل ہو چکی ہے۔ تاہم مسلم لیگ کو ملنے والا غیر معمولی مینڈیٹ نواز شریف کے لئے بہت بڑا امتحان ہے۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد سے کہا کہ وہ جمعہ کی چھٹی پر جھگڑا کھڑا کرنے کی بجائے دستور سمیت ہر شعبے میں شریعت کی بالادستی قائم کروانے کے لئے میدان میں آئیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا اس وقت پوری دنیا پر شیطانی نظام مسلط ہے جو نظام خلافت کا قیام برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلامی ریاست کے قیام سے "شیطانی نظام" کا خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے سابقہ دور حکومت میں کئے گئے وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے شریعت کو دستور پر بالادست کرنے کی آئینی ترمیم منظور کروائیں اور شرعی عدالت کے سود سے متعلق فیصلے کے خلاف نظرثانی کی اپیل واپس لیں۔ دستور سمیت عائلی اور عدالتی قوانین کو بھی شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار میں دینے کا اعلان کریں۔ جلسہ خلافت سے تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد کے علاوہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق اور منیر احمد نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ میں مختلف مکاتب فکر کے علماء اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز قاری محمد اظہر کی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن سے ہوا جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نعیم اختر عدنان نے ادا کئے اور حاضرین جلسہ اور امیر محترم کے لئے خوش آمدید کے الفاظ لاہور غربی کے امیر ڈاکٹر اقبال حسین نے ادا کیے۔

بقیہ ایف سی کالج خطاب

خراجی یعنی ریاستی ملکیت قرار دینے سے ملک کو ناقابل یقین آمدنی حاصل ہوگی جس سے ملکی دفاع سمیت ہر شعبے کی ترقی کے لئے وافر مالی وسائل مہیا ہوں گے۔ انہوں نے کہا فقہ حنفی کی رو سے پاکستان کے قیام سے پہلے تک برصغیر کی زمینوں کی شرعی حیثیت خراجی تھی مگر پاکستان بننے کے بعد بعض علماء کی طرف سے انہیں عشری یعنی انفرادی ملکیت قرار دے دیا گیا جو درست فیصلہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا دفاع اور دیگر مقاصد کے لئے ملکی سرمایہ داروں سے حاصل کردہ قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کر دی جائے۔ ملکی دفاع جیسے اہم شعبے کے لئے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کے ذریعہ بھاری شرح سود وصول کر کے سود خور طبقہ حرام خوری کا ارتکاب کر رہا ہے جو بد ترین مذہبی اور اخلاقی جرم ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا مرکزی حکومت صوبوں اور سرکاری اداروں اور خودمختار کارپوریشنوں کو بھاری شرح پر سودی قرضوں کی بجائے بلا سود قرضے جاری کر کے اندرون ملک سودی نظام سے نجات حاصل کرے۔ سٹاک مارکیٹ میں رائج "سٹے" کے نظام کو فوراً ختم کیا جائے کیونکہ سٹہ بھی جوا ہی ہے جو سود کی طرح حرام ہے۔ مختلف قسم کے بانڈز پر "انعامات" بھی درحقیقت سود ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کے ملازمین کی پراویڈنٹ فنڈ کی رقم پر سود کی ادائیگی بند کی جائے اور ملازمین کو مکانات اور دیگر ضروریات کے لئے بلا سود قرضے فراہم کئے جائیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا "قرض اتارو اور ملک سنوارو" مہم میں بھی سود کی گندگی شامل کر دی گئی ہے۔ عطیات اور قرض حسنہ کی سکیم درست ہے جب کہ اس مقصد کے لئے مخصوص مدت تک جمع شدہ رقم پر سود کی ادائیگی غیر اسلامی ہے۔

بقیہ فیروزوالا خطاب

بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ موجودہ دینی ومذہبی جماعتوں کا ڈھانچہ غیر مسنون ہے۔ الیکشن کے راستے سے ملک میں اسلام نہ پہلے نافذ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ ایرانی انقلاب کی طرز پر غیر مسلح اور

بقیہ گورنمنٹ کالج

خلافت کا نظام قائم ہو جاتا ہے جو حضورؐ کی "شان رحمت" کا مظہر ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی بجائے اپنی حاکیت کا نظام قائم کر لے جیسا کہ اب ہو رہا ہے تو اسی کا نام بغاوت ہے جس کی انتہا موجودہ خدا ناشناس سیکولر دجالی معاشرہ ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان ہمارے حسین خوابوں کی سرزمین ہے جہاں ہم آگ اور خون کے دریا عبور کر کے مگر طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کا خواب پورا نہیں ہو سکا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پوری امت مسلمہ ذلت وبدحالی سے دوچار ہو چکی ہے جب کہ پاکستان قوم اخلاقی اور معاشی اعتبار سے بدترین قوم بن چکی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا جمہوریت اور کیمونزم کا نظام اپنی حقیقی شکل میں دنیا میں کسی ایک جگہ بھی قائم نہیں ہو سکا جب کہ نظام خلافت اپنی مکمل شکل میں طویل عرصے تک دنیا کے بڑے حصے پر قائم رہا اور عنقریب پوری دنیا میں نظام خلافت دوبارہ قائم ہو کر رہے گا۔ الیکشن کی سیاست اور دہشت گردی کی بجائے نبویؐ طریقہ کار کو اپنانے ہی سے نظام خلافت قائم ہو گا۔

تنظیم اسلامی حلقہ کراچی کا ماہانہ تربیتی پروگرام

ہفتہ وار تعطیل میں تبدیلی کی بناء پر طے کیا گیا کہ اب ماہانہ تربیتی پروگرام جمعہ کی بجائے ہرماہ کے پہلے اتوار کو منعقد کیا جائے گا۔ حسب پروگرام تربیتی اجتماع کا آغاز 2ر مارچ کو قرآن اکیڈمی میں صبح دس بجے انجینئر نوید احمد کے درس قرآن سے ہوا۔ درس قرآن کے دوران نوید احمد نے رمضان المبارک میں مسجد جامع القرآن میں اعتکاف کرنے والوں میں سے تیس احباب نے تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے والوں سے کہا کہ وہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ایک ایسی تحریک سے منسلک ہیں جو دعوت رجوع الی القرآن میں مصروف ہے اور اس تحریک کے نتیجے میں قرآن اکیڈمی' قرآن مرکز' قرآن اکیڈمی کامرس کالج اور مدرسہ البنات جیسے ادارے وجود میں آچکے ہیں جو انجمن خدام القرآن سندھ کے شجر طیبہ کی مبارک شاخیں ہیں۔ ان کے برگ وبار وہ نوجوان اور خواتین ہیں جو دروس قرآن اور دورہ ترجمہ قرآن کے ذریعے قرآن کے پیغام کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے رفقاء ورفیقات زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیمی پروگراموں سے استفادہ کریں اور اس تحریک دعوت رجوع الی القرآن کی توسیع کا ذریعہ بنیں۔ تنظیم اسلامی ایک انقلابی تنظیم ہے اس لئے ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ معمول کے پروگراموں پر ہی اکتفا کرے۔ لہٰذا درس حدیث کے پروگرام کی بجائے اسوۂ صحابہ پر مبنی واقعات کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ انہوں نے خواتین کی پروگرام میں شرکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کی پہلی خاتون شہید مشہور صحابیہ حضرت سمیہؓ کے حالات زندگی بیان کئے۔ انہوں نے کہا اس واقعہ میں مردوں کے لئے درس موجود ہے اس لئے کہ اگر ایک خاتون اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی قربانی پیش کر سکتی ہے تو مردوں کو خواتین سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنی چاہئے۔ اختر ندیم صاحب نے 13ر مارچ کو منعقد ہونے والی ریلی کے بارے میں بریفنگ دی۔ انہوں نے کہا کہ جو پیغام ہم عوام کو دینا چاہتے ہیں ضروری ہے کہ پہلے ہمیں خود اس کا شعور حاصل ہو۔ پروگرام کے آخر میں ناظم حلقہ کراچی عبدالرزاق صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے رفقاء کو اپنے اندر داعی کے اوصاف پیدا کرنے کی تاکید کی۔

رپورٹ: محمد سمیع

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر CL 127

شمارہ 10

جلد 6

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس، لاہور

مدیر : عاکف سعید

معاون مدیر : نعیم اختر عدنان

ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین

رابطہ آفس : A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون : 6305110 - 6316638

لاہور پریس کلب میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا

پریس کانفرنس میں تقسیم کیا گیا تحریری بیان

یوں تو پاکستان میں دستور سازی کی نصف صدی پر پھیلی ہوئی تاریخ ویسے بھی قابل رشک نہیں ہے، لیکن دستور پاکستان میں اسلامی ریاست یا نظام خلافت کے تقاضوں کو پورا کرنے کا عمل تو تاحال اصولی اعتبار سے بھی بہت تشنہ اور عملی اعتبار سے بالکل غیر موثر ہے۔

12ر مارچ 49ء کو "قرارداد مقاصد" کی منظوری نے یقیناً اس ملک کی ایک منزل بھی معین کر دی تھی اور اسلامی دستور کا ایک بنیادی تقاضا حاکمیت الٰہی کا اقرار واعتراف بھی پورا کر دیا تھا۔ لیکن پھر 50ء میں جو پہلی بی پی سی رپورٹ جناب لیاقت علی خان نے پیش کی تھی اس میں تو سرے سے دینی ومذہبی اعتبار سے کوئی پیش رفت تھی ہی نہیں، البتہ بعد ازاں 52ء میں جو دوسری رپورٹ خواجہ ناظم الدین نے پیش کی اس میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ علماء بورڈز قائم کرنے کی تجویز شامل تھی۔ پھر جب یہ دونوں رپورٹیں اصلاً اس لئے مسترد ہو گئیں کہ ان میں مشرقی اور مغربی، پاکستان کے مابین توازن کا کوئی متفق علیہ فارمولا سامنے نہیں آسکا تھا تو 53ء میں محمد علی بوگرا نے نیا فارمولا پیش کیا جس پر خاصا اتفاق رائے تھا۔ اس میں علماء بورڈز کی بجائے اس امر کا فیصلہ کہ کوئی قانون کتاب وسنت کے منافی ہے یا نہیں سپریم کورٹ کے حوالے کرنا تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی اس پر عمل درآمد شروع بھی نہیں ہوا تھا کہ 54ء کے صوبائی انتخابات کے نتائج کی صورت میں مشرقی پاکستان میں انقلاب آگیا۔ ادھر مغربی پاکستان میں بھی حالات دگرگوں تھے۔ چنانچہ اس افراتفری سے فائدہ اٹھا کر گورنر جنرل غلام محمد نے 24ر اکتوبر 54ء کو آئین ساز اسمبلی ہی کو برخواست کر دیا اور اس طرح اب تک کا کیا دھرا صفر ہو گیا۔

اس کے بعد خدا خدا کر کے 56ء میں چودھری محمد علی کی مساعی سے دستور بنا جس میں کچھ اسلامی دفعات بھی شامل کی گئیں اور شریعت کے مطابق قانون سازی میں رہنمائی فراہم کرنے کے لئے ایک کونسل فار اسلامک آئیڈیالوجی کا قیام عمل میں آیا۔ لیکن ابھی اس کے تحت عام انتخابات کا مرحلہ طے ہونا باقی ہی تھا کہ 58ء میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ اور دستور کا معاملہ پھر Square One میں آگیا۔ پھر جنرل ایوب خان نے چیف جسٹس (ر) شہاب الدین کی سربراہی میں آئینی کمیشن کے ذریعے نیا صدارتی طرز کا دستور بنوایا جسے یکم مارچ 62ء کو نافذ کیا گیا۔ اور اب C.I.I کے "شانہ بشانہ" ادارۂ تحقیقات اسلامی بھی ڈاکٹر فضل الرحمن کی سربراہی میں قائم کیا گیا۔ لیکن اپنی چھ سات سالہ حکومت کے دوران جنرل ایوب خان نے شریعت اسلامی کی جانب کوئی پیش قدمی کرنے کی بجائے الٹی زقند لگائی اور نئے عائلی قوانین نافذ کئے جن کی متعدد دفعات کو شیعہ اور سنی، دیوبندی اور بریلوی، اہل حدیث اور جماعت اسلامی سب کی چوٹی کی قیادت نے غیر اسلامی قرار دیا۔ بہرحال 69-68ء کے ہنگاموں کے بعد وہ رخصت ہوئے تو حکومت اپنے ہی بنائے ہوئے دستور کے مطابق سپیکر نیشنل اسمبلی کے حوالے کرنے کی بجائے جنرل یحییٰ خان کے حوالے کر دی جن کے زیر انتظام 70ء کے الیکشن ہوئے جن کے نتیجے میں ملک دولخت ہو گیا۔

اس کے بعد، یہ تسلیم کیا جانا چاہئے کہ، یہ کارنامہ ذوالفقار علی بھٹو نے سرانجام دیا کہ 73ء میں ایک متفق علیہ دستور بنوا لیا جس کے حق میں 128 کے ایوان میں سے 125 نے رائے دی۔ اس دستور میں اسلامی اعتبار سے بھی بعض پہلوؤں سے کچھ پیش رفت ہوئی، یعنی (i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ (ii) دفعہ نمبر 2 کی رو سے اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا (iii) صدر اور وزیر اعظم دونوں بلند ترین عہدوں کے لئے مسلمان ہونے کی شرط عائد کی گئی۔ (iv) کتاب وسنت کے مطابق قانون سازی کو کم ازکم منزل مقصود قرار دے دیا گیا۔

لیکن صرف چار سال بعد ہی جب ابھی مزید کوئی بھی پیش رفت عملاً نہیں ہو سکی تھی مارچ 77 کے انتخابات میں دھاندلی کے خلاف PNA کی ایجی ٹیشن ہوئی اور ملک تیسرے مارشل لاء کی گود میں چلا گیا۔ جس سے آئینی اعتبار سے رستگاری 85ء میں 73ء کی آئین کی بعض ترامیم کے ساتھ بحالی کے ذریعے ہوئی۔ البتہ اپنے دور اقتدار میں جنرل ضیاء الحق نے آئینی سطح پر اسلام کی جانب دو مزید قدم اٹھائے۔ یعنی (i) یہ کہ قرارداد مقاصد کو دیباچہ کے علاوہ دستور کی دفعہ 2۔الف کی رو سے دستور کا جزو لاینفک بنا دیا (ii) ابتداء عدالت ہائے عالیہ میں شریعت بنچ بنوائے --- اور بعد ازاں ایک فیڈرل شریعت کورٹ قائم کر دی جس کے ذمہ یہ کام سپرد ہوا کہ وہ کسی بھی، پہلے سے موجود، یا زیر تجویز یا نئے منظور شدہ، قانون کا جائزہ لے سکتی ہے کہ آیا یہ کتاب وسنت کے منافی ہے یا نہیں۔

اس عدالت کے ضمن میں جہاں اس اعتبار سے بڑی واضح اور فیصلہ کن پیش رفت موجود تھی کہ اگر وہ کسی بھی قانون کو جزوی یا کلی طور پر کتاب وسنت کے منافی قرار دے تو وہ ایک مہلت معین کر دے گی کہ اس کی جگہ ملکی مقننہ متبادل قانون سازی کر لے، جس کے خاتمے پر وہ قانون کالعدم ہو جائے گا۔ تاہم اس عدالت کے حدود کار سے چار امور مستثنیٰ کر دیئے گئے: (i) دستور پاکستان (ii) عدالتی قواعد وقوانین (iii) مسلم فیملی لاز اور (iv) مالی قوانین ---- اور اس طرح یہ عدالت بہت حد تک غیر موثر ہو کر رہ گئی۔ (ان چار امور میں سے آخری یعنی مالیاتی امور کا معاملہ صراحت کے ساتھ ایک معین مدت کے لئے تھا جس کے پورے ہونے پر عدالت کے ہاتھ کھل گئے۔ چنانچہ اس نے "بینک انٹرسٹ" کے "ربا" ہونے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ جس کے خلاف اس وقت کی حکومت نے سپریم کورٹ کے اپیلٹ بنچ میں اپیل دائر کر دی اور اس طرح اسے سرد خانے میں ڈال دیا گیا!)

بہرحال اب جب کہ لگ بھگ نصف صدی کے بعد حالیہ ملکی انتخابات کے نتائج کی صورت میں پاکستان کی بانی جماعت کا احیاء جناب محمد نواز شریف کی قیادت میں ہو گیا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے دونوں بلند ترین ایوانوں میں وہ دو تہائی اکثریت بھی عطا کر دی ہے جس کے ذریعے دستور میں ترمیم کرنا بہت آسان ہو گیا ہے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ:

1- دستور کی دفعہ 2 شق (ب) کا اضافہ کیا جائے کہ "پاکستان میں وفاقی، صوبائی، ضلعی کسی بھی سطح پر کوئی قانون سازی کلی یا جزوی طور پر کتاب وسنت کے منافی نہیں کی جاسکے گی"۔

2- پورے دستور میں جہاں بھی کوئی شے دستور کی دفعہ 2۔الف (قرارداد مقاصد) کے منافی ہے اسے یا خارج کیا جائے یا صراحتاً قرارداد مقاصد کے تابع کیا جائے۔

3- دستور کی دفعہ 203 (ب) کی ذیلی شق (ج) کے ذریعے فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ کار سے جو استثناء دستور پاکستان، مسلم پرسنل لاء اور جوڈیشل لاز کو دیا گیا ہے اسے ختم کیا جائے۔

4- وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی شرائط ملازمت کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کی طرح مستحکم بنایا جائے تاکہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہر قسم کے دباؤ سے مکمل طور پر آزاد ہوں!

-- مزید برآں --

فیڈرل شریعت کورٹ نے جو فیصلہ بینک انٹرسٹ کے "ربا" اور اس کے نتیجے کے طور پر حرام مطلق ہونے کے ضمن میں دیا تھا اس کے خلاف اپیل واپس لی جائے اور ایک سال کے اندر اندر پاکستان کی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کر کے اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ بند کر دی جائے۔ تاکہ اللہ کی نصرت ورحمت ملک اور ملت کے شامل حال ہو سکے۔

تنظیم اسلامی کی "تکمیل دستور اسلامی کی مہم" وزیر اعظم کے نام پیغام پر مبنی یہ پوسٹ کارڈ بھی ہے

"اگر تم شکر کرو گے تو ہم مزید نوازیں گے اور اگر کفر کرو گے تو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے"

(سورہ ابراہیم آیت نمبر 7)

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے ذریعے پاکستان مسلم لیگ کو جو نئی زندگی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعے تحریک پاکستان کا ساجذبہ از سرنو تازہ ہوا ہے، اس کے شکرانے کے طور پر وہ جلد از جلد سلطنت خداداد پاکستان کے دستور میں حسب ذیل تبدیلیاں کرائیں:

1- دستور کی دفعہ 2 شق (ب) کا اضافہ کیا جائے کہ "پاکستان میں وفاقی، صوبائی، ضلعی کسی بھی سطح پر کوئی قانون سازی کلی یا جزوی طور پر قرآن وسنت کے منافی نہیں کی جاسکے گی"۔

2- پورے دستور میں جہاں بھی کوئی شے دستور کی دفعہ 2۔الف (قرارداد مقاصد) کے منافی ہے اسے یا خارج کیا جائے یا صراحتاً قرارداد مقاصد کے تابع کیا جائے۔

3- دستور کی دفعہ 203 (ب) کی ذیلی شق (ج) کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ کار سے جو استثناء دستور پاکستان، مسلمانوں کے عائلی قوانین اور عدالتی قوانین کو دیا گیا ہے اسے ختم کیا جائے۔

4- وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی شرائط ملازمت کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کی طرح مستحکم بنایا جائے تاکہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہر قسم کے دباؤ سے مکمل طور پر آزاد ہوں!

-- مزید برآں --

وفاقی شرعی عدالت نے بینک کے سود کو "ربا" قرار دے کر حرام مطلق ہونے کا جو فیصلہ دیا تھا اس کے خلاف اپیل واپس لی جائے اور ایک سال کے اندر اندر پاکستان کی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کر کے اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ بند کر دی جائے۔ تاکہ اللہ کی نصرت ورحمت ملک اور ملت کے شامل حال ہو سکے۔

بزم نفسیات گورنمنٹ کالج کے تحت مذاکرہ سے امیر تنظیم اسلامی کا خطاب

نظام خلافت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی "شان رحمت" کا مظہر ہے

لاہور (پ ر 11ر مارچ) انسان حیوانی اور روحانی عناصر کا مجموعہ ہے اگرچہ دونوں کے تقاضے ایک دوسرے سے جدا اور متضاد ہیں۔ جسم انسانی کی تخلیق سے بہت پہلے انسانوں کی ارواح کو ملائکہ کے ساتھ ہی تخلیق کیا گیا تھا جب کہ جنوں کی تخلیق بعد میں ہوئی۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے گورنمنٹ کالج لاہور میں "بزم نفسیات" کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جسم انسانی میں تمام حیوانی تقاضے موجود ہیں چنانچہ انسان کی حیوانی ضروریات کی تکمیل زمین غذا سے ہوتی ہے جب کہ انسان کے روحانی وجود کی غذا آسمان سے کلام الٰہی کی صورت میں نازل کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا انسان بحیثیت خلیفہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی اور انہیں نافذ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ ذرائع علم میں بے پناہ ترقی کی وجہ سے انسانی علم "دجالیت" کا مظہر بن چکا ہے جسے غلط مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا آسمانی ہدایت علم کا محفوظ ترین اور قابل اعتماد ذریعہ ہے جب کہ الہام، کشف اور وجدان غیر یقینی اور غیر محفوظ ذرائع علم ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مشہور ماہر نفسیات فرائڈ کو اگرچہ انسانی نفسیات سے گہری واقفیت حاصل تھی مگر اس کے باوجود فرائڈ "ایگو اور سپر ایگو" کو سمجھنے سے قاصر رہا۔ انہوں نے کہا روح انسانی ایک مستقل وجود کی حامل ہے اور اس کا براہ راست تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم رہتا ہے۔ انسانی "حواس" کی طرح روح انسانی میں سماعت وبصارت اور تفکر کی صلاحیت موجود ہے۔ دماغ حیوانی سوچ کا مرکز ہے جب کہ دل روح انسانی کا مسکن ہے۔ انہوں نے کہا صوفیاء کرام اور اولیاء اللہ میں محبت خداوندی اپنی انتہا پر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا دنیا سے انسانی حاکمیت کا خاتمہ کر کے حاکمیت الٰہیہ پر مبنی نظام خلافت قائم کرنا "اسوہ محمدی ﷺ" ہے۔ حضور اکرم نے خالص انسانی سطح کی حامل جدوجہد کے ذریعے دین کو عملاً غالب کیا۔ قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم ترین معجزہ اور آپ کی ذات کو اسوہ کاملہ کی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم کا تعلق حیوانی دنیا سے ترقی کر کے روحانی دنیا سے قائم ہو گیا۔ روح انسانی کا تعلق عالم امر سے ہے چنانچہ ملائکہ کی طرح روح انسانی بھی آن واحد میں دنیا سے آسمان پر محو پرواز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا دنیا میں غلبہ وحکمرانی کا منصب علم اور صلاحیت کی بنا پر حاصل ہوتا ہے لہٰذا جب انسان کائنات کی تسخیر کے بعد اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری اختیار کر لے تو دنیا میں

باقی صفحہ 3

لاہور شرقی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع

تنظیمی لاہور شرقی کا ماہانہ اجتماع فروری کے آخری ہفتے میں نماز مغرب کے بعد خواتین ہال قرآن اکیڈمی میں منعقد ہوا۔ سورہ فتح کی آیات کی روشنی میں محمد رشید ارشد نے درس قرآن دیا۔ رفقاء کو بیعت کی اہمیت اور غلبہ دین کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ درس قرآن کے بعد درس حدیث دیا گیا جس میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی حدیث کو بیان کیا گیا

گلریز اشرف قریشی کو تنظیم اسلامی جدہ کا امیر مقرر کر دیا گیا

مرکزی دفتر سے جاری کردہ سرکلر کے مطابق امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے گلریز اشرف قریشی کو تنظیم اسلامی جدہ کا امیر مقرر کر دیا ہے۔